Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۶ شہادت سنہ ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء | نمبر ۸۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا کرو

ایسے خرچ پر سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا
بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (البقرہ: ۱۹۶)

ترجمہ:۔ اللہ کے راستے میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان سے کام لو اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
"مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ
یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا: اَللّٰھُمَّ
اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ:
"اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا" (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک۔ اس کا مال و متاع برباد کر۔

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ بِسَبْعِمِائَۃِ
ضِعْفٍ" (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی ترقی کے لئے اپنے اموال خرچ کرو

جو خدا کی راہ میں خرچ کرے خدا اُسے کئی گُنا زیادہ دے گا

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بار ہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گذارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے۔ اور اِسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقّی کے لئے ہم قدم نہ اُٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اِسی غرض کے لئے تو اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اِس لئے اِس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گُنا برکت دوں گا۔ دُنیا ہی میں اُسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اِس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقّی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، ۳۹۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: حمید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۶ شہادت ۱۳۵۷ھش
۱۶ اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا گناہِ عظیم

اللہ تعالیٰ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ مسلسل اپنے بندوں پر رحم اور کرم کر رہا ہوتا ہے۔ اگر ایک لمحہ کے لئے وہ اپنے رحم اور کرم کو روک لے تو کُل موجودات پر فنا وارد ہو جائے۔ ہر چیز جو موجود ہے وہ ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے مسلسل کمال کی ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف بڑھ رہی ہے تو ایسا اُس کے فضل اور رحم اور کرم کی وجہ سے ہی ہو رہا ہے۔ اسی لئے اُس نے فرمایا ہے:۔

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ (اعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کا اس لئے احاطہ کیا ہوا ہے کہ اُس نے رحمت کرنا اپنے آپ پر خود فرض کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا ہے:۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام آیت ۵۵)

ترجمہ: تمہارے ربّ نے اپنے آپ پر (تمہارے لئے) رحمت کو فرض کر لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کُل مخلوقات پر بے حد کرم کرنا اور بار بار رحم کرنا اور پھر کرتے ہی چلے جانا اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ کوئی بھی اُس کے احسانوں کو گن نہیں سکتا اسی لئے اُس نے فرمایا:۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(النحل آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اور اگر تم اللہ کے احسان شمار کرنے لگو تو کبھی تم ان کا احاطہ نہ کر سکو گے۔

جب یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اُس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور اِس لئے کیا ہوا ہے کہ اُس نے کُل مخلوقات پر رحمت کرنا خود اپنے آپ پر فرض کر رکھا ہے تو پھر بندوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کے احسانوں کو یاد کر کرکے اُس کا شکر ادا کرتے رہیں اور کبھی اور کسی حال میں بھی اس کے شکر سے غافل نہ ہوں۔ پھر یہ شکر صرف زبان سے ہی وہ ادا نہ کریں بلکہ ایسے اعمال بجا لائیں جن سے اُن کا شکر گزار ہونا ثابت ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اَن گنت اور بے شمار احسانوں کو دیکھتے اور اس کی ہر آن نازل ہونے والی بے شمار رحمتوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے بھی بہت تھوڑے لوگ اس کی شکر گزاری کا حق ادا کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور رحمتوں سے یکسر غافل ہو کر ناشکر گزاری کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں آلِ داؤدؑ کو اپنے بے شمار احسانات یاد دلاتے ہوئے انہیں عملاً شکر گزار بننے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی اِس امر کا افسوس کے رنگ میں ذکر کیا کہ بہت تھوڑے لوگ ہیں جو شکر گزاری کا حق ادا کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝
(سبا آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اے داؤد کے خاندان کے لوگو! شکر گزاری کے ساتھ اعمال بجا لاؤ۔ اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر گزار ہوتے ہیں۔

اور پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان پر اپنے بے حد و بے شمار احسانات کا ذکر کرنے کے بعد جو اُس نے اپنی صفتِ رحمانیت اور صفتِ رحیمیت کے تحت انسانوں پر کئے ہیں اور مسلسل کر رہا ہے بندوں کی ناشکر گزاری کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝
(ابراھیم آیات ۳۳ تا ۳۵)

ترجمہ:۔ اللہ وہ (ہستی) ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور بادلوں سے پانی اُتار کر اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے پھلوں (کی قسم) سے رزق پیدا کیا ہے اور اس نے کشتیوں کو (چلانے والی ہوا کو) بلا اُجرت تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور (اسی طرح) دریاؤں کو بھی اُس نے بلا اُجرت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے اور سورج اور چاند کو بھی۔ وہ (دونوں) بلا وقفہ (اپنا مفوضہ) کام کرتے ہیں اور اس نے رات اور دن کو بھی بلا اُجرت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم نے اُس سے مانگا اُس نے تمہیں دیا ہے اور اگر تم اللہ کے احسان گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے۔ انسان یقیناً بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی ناشکر گزار ہے۔

اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ناشکر گزاری بہت بڑا گناہ ہے اور یہی وہ گناہ ہے جو تمام خطا کاریوں اور معصیتوں کی جڑ ہے اور یہی وہ گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اُس کے غضب کو بھڑکانے والا ہے۔

بلا تبصرہ

روزنامہ "امروز" لاہور بابت ۱۴ اپریل ۱۹۷۸ء میں مولانا اشرف علی تھانوی کا ایک مضمون "آئینِ حیات" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے اس کا ایک اقتباس بلا تبصرہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"جب ایک شخص اسلام ظاہر کرتا ہے اس کو کافر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس کے تو یہ معنی ہوں گے کہ گویا اسلام ظاہر کرتا ہے مگر ہم کو کسی اور ذریعہ سے دل کا حال معلوم ہو گیا ہے کہ اس میں کفر ہے، سو وہ کونسا ذریعہ ہے۔ ہمارے پاس وحی نہیں آتی جس سے دل کا حال معلوم ہو جائے اور نہ کسی صاحبِ وحی نے ہم کو بتلایا جیسا کہ حضرت حذیفہؓ کو بتلا دیا تھا۔ پھر دل پر حکم کیسے لگایا جا سکتا ہے۔ یہ سخت غلطی ہے اور اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہم نے آجکل یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ اپنا جو ایک مسلک قرار دے لیا ہے بس وہی اسلام ہے اور وہی ایمان ہے، جو اس کے خلاف ہو وہ کافر ہے، یہ بہت سخت بات ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کو دیکھئے صاحبِ مذہب تھے، مجتہد تھے ان کا یہ منصب تھا کہ ایک مسلک قرار دے لیتے ہم تو اس کے بھی اہل نہیں مگر ان کی احتیاط دیکھئے ان کے زمانہ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ کوئی کافر دوزخ میں نہیں جائے گا۔ آپ نے شاگردوں سے پوچھا سب نے اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگا دیا کیونکہ یہ لفظ صراحۃً خدا تعالیٰ کے قول کے خلاف ہے۔ قرآن شریف میں صاف آیا ہے کہ کفار دوزخ میں جائیں گے اور یہ شخص کہتا ہے کہ کوئی کافر دوزخ میں نہیں جائے گا تو اُس نے تکذیب کی حق تعالیٰ کے قول کی، اس کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ظاہری معنی تو یہی ہیں مگر اس میں کوئی تاویل بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ لوگوں نے کہا ایسے صریح لفظ میں کیا تاویل ہو سکتی ہے۔ فرمایا نہیں میرے نزدیک ایک تاویل ہو سکتی ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ دوزخ میں کوئی کافر نہیں جائے گا اس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ دوزخ میں جاتے وقت کوئی کافر نہ رہے گا کیونکہ قیامت میں کفار پر حق ظاہر ہو جائے گا اور یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم غلطی پر تھے جب اپنی غلطی ظاہر ہو جائے گی تو اُس وقت انبیاء کی بھی تصدیق کریں گے اور جنت کی بھی اور نار کی بھی تو وہ منکر نہ رہے۔ تو اب یہ کہنا ٹھیک ہو گیا کہ دوزخ میں جو کوئی جائے گا وہ منکر اور کافر نہ ہوگا یعنی اس وقت تو اس شخص نے کیا جھوٹ کہا پھر کفر کا فتویٰ کیوں لگا دیا جائے۔ یہ اور بات ہے کہ اس وقت کا ایمان نفع نہ دیگا کیونکہ قیامت دار الجزاء ہے دار العمل نہیں ہے۔ دار العمل تو دنیا ہے۔ دنیا کا کیا ہوا عمل کام دے سکتا ہے نہ کہ آخرت کا علاوہ ازیں آخرت تو علم الیقین کا گھر ہے وہاں ہر شخص کو انکشافِ حقائق ہو جائیگا اور ایمان وہ کار آمد ہے جو بالغیب ہو۔ دیکھئے امام صاحبؒ نے کتنی احتیاط سے کام لیا ہے اس لئے کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانا بڑی سخت بات ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیرِ قرآن مجید کے اہم اصول

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

تفسیر کے لفظی معنے وضاحت کرنے، ظاہر کرنے، بیان کرنے، پردہ ہٹانے کے ہیں۔ مگر اصطلاحاً لفظ تفسیر کے معنی قرآنی نص کے حقائق و معارف کو عمدہ انداز میں بیان کرنے کے ہیں۔

تفسیر قرآن کے اہم اصول تو بہت زیادہ ہیں۔ سلف صالحین نے اس کے متعلق تحقیقی انداز میں قلم اٹھایا ہے مگر ہم فرصت امروزہ میں صرف بعض اہم اصول تحریر کر رہے ہیں۔

(۱) قرآن مجید کا نزول عربی زبان میں ہوا اس لئے قرآن مجید کی تفسیر کا اہم اور پہلا بنیادی اصل یہ ہے کہ قرآن مجید کی نص کے معانی میں لغت عربی کا خیال رکھا جائے عربی زبان تمام دنیا کی زبانوں سے وسیع ہے۔ اس کے علوم نحو، صرف، اشتقاق، معانی، بدیع، فصاحت و بلاغت اور مفردات کے فلسفہ اور باریکیوں کو مدنظر رکھا جائے۔ قرآن کریم کے مفردات کو حل کرنے کے لئے بہت سی کتب موجود ہیں ان کی ورق گردانی کرنی ضروری ہے۔

(۲) قرآن مجید کی تفسیر کرتے ہوئے اس امر کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے کہ قرآن مجید کی آیات کا باہمی تضاد تو نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا"
(النساء: ۸۳)

اگر یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہوتی تو اس میں بہت اختلاف پایا جاتا۔ اس لئے تفسیر کرتے ہوئے اس امر کو دیکھنا ہوگا کہ کوئی آیت قرآنی دوسری آیت قرآنی کے مضمون اور مضمرات کے خلاف تو نہیں ہے۔ قرآن مجید کی آیات کو منسوخ کرنے کا غلط نظریہ صرف اسی اصل کو نہ سمجھنے سے ہوا ہے اور یہ قرآن کریم کے خلاف ان غلط نظریہ [illegible] لگ گیا ہے کہ مخالفین اسلام نے اس کو اسلام کے خلاف بطور حربہ کے استعمال کیا اور منسوخ آیات میں بھی مفسرین نے اختلاف کیا جو اپنی ذات میں ایک الگ موضوع ہے۔

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس گمراہ کن نظریہ کی پرزور تردید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن میں جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے" (الحق صفحہ ۹۱)

(۳) قرآن کریم اپنی ذات میں خود تفسیر ہے: "اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا"۔ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی وضاحت کرتا ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر میں بھی یہ دیکھنا ہوگا کہ ان معنوں کی تائید قرآن کریم کی دوسری آیت سے ہوتی ہے کہ نہیں۔ بسا اوقات قرآن مجید ایک امر کے متعلق اجمالاً ذکر کرتا ہے مگر وہی امر اور واقعہ دوسری جگہ بالتفصیل مذکور ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ کسی مقام پر تو مختصراً ذکر ہوا مگر دوسری جگہ تدریجاً تفصیل سے بیان ہوا ہے۔

(۵) قرآن مجید کا نزول مبارک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر ہوا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی نص کو زیادہ سمجھتے ہیں اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر مقدم ہے آپ نے قرآنی آیات اور احکام کی تفسیر اگر قولی کی ہے یا فعلی کی ہے تو اس کو ہی اولیت دی جائے گی۔ کیونکہ آپ کا قول اور عمل ہی حقیقی تفسیر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہی حقیقی تفسیر ہے اس اصل کا ذکر خدا تعالیٰ یوں فرماتا ہے:۔

"وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ"
(النحل: ۴۵)

ہم نے تجھ پر یہ قرآن اتارا ہے تاکہ تو لوگوں کو وضاحت سے اس کے مدعا کو بیان کر دے اور تاکہ وہ اس پر غور و تدبر کریں۔

یہ آیت بتلاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر میں خدا تعالیٰ کا خاص تائیدی ہاتھ کارفرما ہے۔

"وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا"
(حشر: ۸)

(۵) قرآن مجید کا نزول جس زمانہ میں ہوا اور جن اشخاص نے قرآنی وحی کو براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور جن کو رسول خداؐ کی صحبت مبارکہ میسر تھی اور نور نبوت سے وہ لیل و نہار مستفید ہوتے تھے جن کو قرآنی وحی میں "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" اور "اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ" کہا گیا یعنی خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ احکام ربانی کے ماتحت اپنی زندگی گزارتے ہیں اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے گروہ میں سے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے متعلق فرمایا:۔

"اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ"

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی اقتدا کرو گے تم ہدایت پا جاؤ گے۔

انہیں صحابہ کرامؓ کی تفسیر ہی قابل ترجیح ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ نور نبوت سے فیضیاب تھے اور وہ نجوم اسلام ہیں صحابہ کرامؓ کی تفسیر میں جلالی اور جمالی انداز کا رنگ موجود ہے کیونکہ ان کا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ماتحت تھا ایمان و ایقان ان کا لبادہ تھا۔

(۶) قرآن کریم میں تاریخی واقعات اور بعض مقامات کا بھی ذکر ہوا ہے اور مختلف اقوام کے حالات و کوائف بھی بیان ہوئے ہیں اس لئے علم تاریخ اور جغرافیہ کا جاننا بھی ضروری ہے بعض اکابرین نے تاریخ القرآن اور جغرافیہ قرآن پر قلم اٹھایا ہے۔

(۷) قرآن مجید کی تفسیر کے لئے پاکیزہ نفس اور خیالات مطہرہ کا ہونا لابدی ہے۔ "لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ" قرآن مجید کے معارف سوائے پاکیزہ اشخاص کے کسی پر نہیں کھل سکتے۔

(۸) قرآن کریم کے روحانی حقائق کو سمجھنے کے لئے کائنات کے نظام باہمی ضبط و ربط پر غور و فکر کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے خدا تعالیٰ نے شمس و قمر، ارض و سماء اور لیل و نہار کو اپنی ہستی پر دلیل قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے:۔

"اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا" (آل عمران)

آسمانوں اور زمین کی تکوین میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقل مندوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کی۔

کائنات ارضی و سماوی پر غور کرنا اور اس کے عجائبات پر تدبر کرنا ضروری ہے روحانی امور کو مادی امور کے ساتھ بڑی ہی مطابقت اور قرب بہت ہے۔

(۹) قرآن مجید کی ترتیب اور آیات کا باہمی ربط بھی تفسیر قرآن میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے اس کو نظرانداز کرنا بہت بڑی کوتاہی ہے۔

(۱۰) بعض مفسرین نے قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے۔ یہ نظریہ ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہے اور عقل اس کو ٹھکراتی ہے قرآنی احکام مخلوق خدا کی راہنمائی کے لئے ہیں۔ مقطعات قرآنی کے متعلق بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ اسرار الٰہی ہیں ان کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلوب اور اس قسم کی مشکل آیات کو نازل ہی کیوں کیا گیا۔ یہ بہت بڑی تنگ نظری اور عقل و ذوق سلیم کے خلاف ہے۔

(۱۱) قرآن کریم کے استعارات۔ مجازات۔ امثال اور تشبیہات نفس مضمون میں وسعت اور ندرت پیدا کرتے ہیں اور اس اسلوب قرآن کا مقصد بہت ہی بلند و بالا ہوتا ہے مگر بعض مفسرین نے اس ظاہر پر محمول کرکے اصل مقصد سے انحراف کیا ہے مثلاً :-

- احیاء موتیٰ۔
- خلق طیر
- ہدہد
- تسخیر جبال۔
- تسبیح طیور
- منطق الطیور
- جن۔

یہ استعارات اپنے اندر نکات لطیفہ رکھتے ہیں۔ تشبیہات کے سلسلہ میں یہود کو بندر اور سؤر کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہود کی عادات اور خصلتیں ان جانوروں سے ملتی ہیں۔

الغرض تفسیر قرآن کے بنیادی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی قرآن کریم کی صحیح تفسیر ہو سکتی ہے اور ان بنیادی اصولوں کے مطابق جو تفسیر ہوگی۔ وہی صائب اور مقبول ہوگی۔

○

سو فیصد بجٹ ادا کرنیوالی مجالس

مندرجہ ذیل مجالس نے سال رواں کا بجٹ ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء تک سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین!

(۱) ضلع فیصل آباد: جڑانوالہ، چک ۶ ر ب کھیم سنگھ والا، ۸۹ ج ب رتن،
(۲) ضلع شیخوپورہ: وار برٹن، سچا سودا،
(۳) ضلع جھنگ: گڑھ مہاراجہ نور
(۴) ضلع سیالکوٹ: ملیانوالہ، بھروڑی ملہیاں، پنڈی بھاگو، نوشہرہ ککے زئیاں، پسرور، سیال ترسکہ
(۵) ضلع گوجرانوالہ: کوٹ تارڑ۔ تونیکی۔
(۶) ضلع سرگودھا: چک ۸۸ شمالی۔
(۷) ضلع گجرات: جوکن نوالی، گوڑیالہ، کیرانوالہ، سوک کلاں، بار موسیٰ۔
(۸) ضلع وہاڑی: چک ۱۶۳ شتاب گڑھ۔
(۹) ضلع رحیم یار خان: بستی بابا اللہ بخش
(۱۰) ضلع مظفر گڑھ: T.D.A - ۲۲۶
(۱۱) ضلع بہاولنگر: 7-R - ۱۸۴
(۱۲) ضلع تھرپارکر: ۲۷۰ - A رکا چیلو، نور نگر۔ گوٹھ احمدیہ
(۱۳) ضلع لاڑکانہ: وارہ
(۱۴) ضلع سکھر: شکار پور

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر احمدی کا فرض اور قرآن کریم

"جماعتی تنظیم کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم القرآن کے کام کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے نیز وہ یہ دیکھے کہ انصار اللہ۔ موصیان۔ خدام۔ لجنہ اور ناصرات کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

درخواست دعا

میرے بہنوئی محمد شفیع صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں!

(خورشید بخاری خوشنویس۔ روزنامہ الفضل ربوہ)

محترم لطیف بخت صاحب آف ماریشس

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس

بھائی لطیف بخت صاحب ان ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جو نوجوانی کے زمانہ میں ہمارے پہلے مبلغ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی اے کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور پھر اپنی ساری عمر اس عہد کو خوب نبھایا اور ہمیشہ خلافت احمدیہ کے جاں نثاروں میں شامل رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور اس کے نمائندگان کے ساتھ نہایت ہی اخلاص کا تعلق رکھتے اور ان کی کامیابی کے لئے خوب دعائیں کرتے اور ان کی ہر آواز پر لبیک کہنے میں سب سے آگے ہوتے۔

۱۹۷۷ء کے جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کا شرف حاصل کرکے اپنی عمر بھر کی خواہش کو پورا کیا۔ ربوہ پہنچنے پر فوراً ہی میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور فرمایا۔ الحمد للہ کئی سال ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے خواب میں جلسہ سالانہ ربوہ کی سیر کروائی تھی اب اس نے حقیقت میں بھی اسے پورا فرما دیا۔ اس پر میرے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ خواب میں جب وہ پاکستان پہنچے تو سب سے پہلے انہوں نے سڑک کے دائیں جانب ایک عظیم الشان مسجد دیکھی جس کا منارہ اور گنبد سرخ رنگ کے نہایت ہی خوبصورت تھے اور بعینہٖ ایسا ہوا جب وہ لاہور کے ہوائی اڈہ سے ربوہ کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا پہلا قیام دارالذکر لاہور میں تھا اور یہ وہی مسجد تھی جو خواب میں ان کو دکھائی گئی تھی۔

آپ جتنے دن ربوہ رہے باوجود سردی کی شدت کے پنجگانہ نمازیں مسجد مبارک میں ادا فرماتے تھے۔ آپ تہجد کے اول وقت میں ہی مسجد پہنچ جاتے اور ربوہ سے روانہ ہوتے وقت ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

میدان جہاد کے ناقابل فراموش نظاروں میں سے ایک نظارہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء ہفتہ کا دن تھا ہم ماریشس کی مرکزی مسجد "دارالسلام" واقع روزہل کی دوسری چھت کنکریٹ سے ڈال رہے تھے۔ دو ڈھائی سو انصار۔ خدام اور اطفال صبح سے وقار عمل میں مصروف تھے ابھی وقار عمل میں ایک پست قد کا نحیف اور نزار وجود یعنی بھائی لطیف بخت بھی تھا جو اپنے آپ کو اس کام کا ماہر سمجھتا تھا اور ہاتھ میں لوہے کا گز لئے کنکریٹ کو دباتا چلا جا رہا تھا ہلکی ہلکی بارش کی وجہ سے شام کو سردی محسوس ہو رہی تھی۔ بھائی لطیف صاحب کے ہاتھ کانپ رہے تھے میں نے ان سے درخواست کی کہ :-

"آپ کی طبیعت اچھی نہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ آرام کریں۔"

فوراً جواب ملا اور بلند آواز سے کہا:

"کیا میں اس اہم وقار عمل کے ثواب سے محروم رہوں گا نہیں نہیں۔ میں تو کام ختم کرکے ہی جاؤں گا۔"

سب سننے والوں نے دعائیں کیں اور بھائی لطیف صاحب کام کو خوش اسلوبی سے ختم کرنے والوں میں شامل تھے۔ یہ کام دوپہر سے دن اتوار کی شام کے دس بجے ختم ہوا اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں اور اب ان کی مرض الموت کا باعث بھی ایسا ہی ایک وقار عمل ہوا جس کے دوران ان کو دھوپ لگ گئی جس سے کمزوری بڑھتی گئی۔ اور بالآخر ۱۶ فروری ۱۹۷۸ء کے دن اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کا مسجد سے گہرا تعلق تھا گویا ان کا دل مسجد میں اٹکا ہوا تھا۔ بڑی باقاعدگی سے تیاری کرکے مسجد میں نماز کے لئے پہنچتے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ کئی بار میرے ہمراہ تبلیغی سفروں پر جاتے رہے۔ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ انہیں لے کر مسجد میں لاتے قرآن مجید پڑھانے کے لئے خاص اہتمام کرتے۔ اصلاح نفس کا بھی انہیں بہت خیال رہتا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے اور ان جیسے مخلص احباب جماعت کو ملتے چلے جائیں تا یہ اسلامی کارواں ترقی سے رواں دواں اپنی منزل مقصود پر پہنچے اور ساری دنیا پر اسلامی پرچم لہرائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۶۲

مَیں ارشد احمد ولد نور حسین صاحب قوم مغل پیشہ کارپینٹر عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تو گڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰۰ روپیہ ہے مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ارشد احمد ولد نور حسین صاحب تو گڑی ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ نور حسین ولد محمد عبد اللہ صاحب
گواہ شد۔ مبارک احمد ظفر۔

مسل نمبر ۲۳۵۶۳

مَیں فاطمہ بی بی بیوہ منشی خان صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
حق مہر ۳۲/۵۰ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی بیوہ منشی خان صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد زمان ولد میر محمد صاحب۔
گواہ شد۔ چوہدری محفوظ الرحمٰن ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب۔

مسل نمبر ۲۳۵۶۴

مَیں امۃ القیوم زوجہ عزیز احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۹۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی بالیاں دو عدد وزن چھ ماشہ مالیتی -/۳۰۰ روپے۔
۳۔ سلائی مشین نئی مالیتی -/۲۰۰ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ القیوم زوجہ عزیز احمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ حمید الدین ولد عزیز الدین صاحب۔
گواہ شد۔ ناصر احمد ولد اللہ بخش صاحب۔

مسل نمبر ۲۳۵۶۵

مَیں زینب بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۹۴ سال۔ بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن ۳۰ گگھ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ -/۲۵ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زینب بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب۔ چک نمبر ۳۰ گگھ کلی نو۔ جھنگ۔
گواہ شد۔ مستری محمد عبد اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کلی نو۔
گواہ شد۔ منیر احمد عابد مربی سلسلہ کلی نو

مسل نمبر ۲۳۵۶۶

مَیں مبارکہ مختار زوجہ چوہدری مختار احمد صاحب سنوری قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری، عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزن ۵ تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے (جھمکے ۱½ تولہ۔ ہار ۲ تولے۔ ٹکا ایک تولہ انگوٹھی ½ تولہ)
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ مختار زوجہ چوہدری مختار احمد صاحب سنوری مکان نمبر ۱۱۵-A سول لائنز جھنگ۔
گواہ شد۔ ماسٹر علی محمد وصیت نمبر ۱۳۸۲۶
گواہ شد۔ مختار احمد سنوری وصیت نمبر ۱۱۶۹۷

مسل نمبر ۲۳۵۶۷

مَیں فہمیدہ بیگم بیوہ غلام سرور خان صاحب قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱۔ حق مہر -/۴۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزن ۵ تولہ (کانٹے جوڑی وزن ۲ تولہ۔ ٹکا ایک عدد وزن ۳ تولہ)
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فہمیدہ بیگم بیوہ غلام سرور خان صاحب مکان نمبر ۵ دارالصدر غربی ربوہ۔ جھنگ
گواہ شد۔ آفتاب احمد ۵ دارالصدر غربی ربوہ
گواہ شد۔ ارشاد احمد خان۔

مسل نمبر ۲۳۵۶۸

مَیں میاں عبد الوہاب ولد میاں عبد الحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
ایک مکان واقع ۵۳ اکرم پارک شاد باغ لاہور مالیتی -/۵۰,۰۰۰ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۶۴ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں عبد الوہاب ولد میاں عبد الحمید صاحب ۵۳ اکرم پارک شاد باغ لاہور۔
گواہ شد۔ میاں مبارک علی A-67 شاد باغ لاہور
گواہ شد۔ ٹھیکیدار شریف احمد صدر حلقہ مصری شاہ لاہور۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔
۲۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
۳۔ خاکسار عرصہ سے دوران سر اور اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے اور جب سے گرمی شروع ہوئی ہے تکلیف میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
(نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

شادی کی تقاریب:-

(۱) مورخہ ۳ اپریل بروز پیر برادرم مکرم چوہدری امتیاز احمد خاں صاحب ابن مکرم چوہدری ظفر احمد خاں صاحب ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان جنوری ۱۹۷۶ء میں محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود نصر اللہ خان صاحب لاہور چھاؤنی کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے فرمایا تھا۔ دلہن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نامور صحابی حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ (والد ماجد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب) کی پڑپوتی اور دولہا پڑنواسہ ہے۔

بارات ربوہ سے مکرم چوہدری محمود نصر اللہ خاں صاحب ابن مکرم چوہدری شکر اللہ خاں صاحب مرحوم کی کوٹھی ۵ بشیر روڈ لاہور چھاؤنی گئی وہاں تقریب رخصتانہ میں کثیر التعداد احباب شامل ہوئے مکرم چوہدری بشیر احمد خاں صاحب کاہلوں نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بارات اسی دن رات کو ربوہ واپس پہنچی۔

اگلے روز ۴ اپریل بعد دوپہر مکرم چوہدری ظفر احمد خاں صاحب نے اپنے مکان واقع دارالصدر غربی میں دعوتِ ولیمہ دی جس میں از راہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار ملک یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے عزیزم نثار احمد خان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور کا نکاح عزیزہ ریحانہ یاسمین بنت مکرم عبدالحفیظ خاں صاحب آف خوشاب کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ مکرم عبدالرشید خان صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کے مکان پر عمل میں آئی اور بارات شاہدرہ (لاہور) پہنچی۔ اگلے روز ۳۰ دسمبر کو شام کے وقت میرے مکان واقع شاہدرہ میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں احمدی دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالقدیر خان۔ رسول نگر۔ ونڈالہ روڈ شاہدرہ۔ لاہور)

درخواستہائے دعا:-

(۱) مکرم سیٹھی فضل حق صاحب آف جہلم کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا مگر کمزوری بہت ہے۔

(۲) مبشر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کی والدہ صاحبہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۳) فضل محمد امینی صاحب [illegible] خاں کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہیں۔

(۴) شیخ محمد بشیر صاحب [illegible] اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔

(۵) رفیع احمد صاحب گوجرخاں نے نیا کاروبار شروع کیا ہے۔

(۶) شوکت حسین صاحب شادمیر پور خاص کی بہو آمنہ فوزیہ ناصر صاحبہ نائیجیریا میں سخت بیمار ہیں۔

(۷) شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی کراچی کی اہلیہ صاحبہ ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

(۸) عطاء الٰہی صاحب چوک برف خانہ ریلوے روڈ لاہور کی پھوپھی صاحبہ کو کراچی میں ایک مقدمہ درپیش ہے۔

(۹) ماسٹر عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۱۰) شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد کے بیٹے اور بھتیجی میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے احمدی طلباء اور طالبات اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں اور نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کے خواستگار ہیں۔

(۱۱) ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید کھوکھر غربی گجرات کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔

(۱۲) چوہدری نصیر احمد صاحب [illegible] سٹور گنپت روڈ لاہور کی والدہ صاحبہ محترمہ کی گرنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

(۱۳) مکرم جمیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ پشاور میں شدید بیمار ہیں۔ بقیہ

بقیہ (۱۴) مکرم میاں محمد صادق صاحب بھی عرصہ سے راولپنڈی میں بیمار چلے آتے ہیں۔

(۱۵) چوہدری شریف احمد صاحب حنا دارالرحمت غربی ربوہ کی بہو اپنے خاوند کے پاس یورپ جا رہی ہے۔

(۱۶) قریشی عبدالمنان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا لڑکا عبدالشکور بیمار ہے۔

احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۰ اپریل کی بجائے ۲۲ اپریل کو ملاقات ہوگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء (بروز جمعرات) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو گی اس کی بجائے ۲۲ اپریل (بروز ہفتہ) کو ملاقات ہو گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

صنعتی نمائش جامعہ نصرت برائے خواتین

۱۹ اپریل بروز بدھ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین کی سالانہ صنعتی نمائش منعقد ہو گی جس کا افتتاح ٹھیک صبح ساڑھے نو بجے ہو گا۔

حسبِ سابق سلائی اور کشیدہ کاری کے علاوہ اشیائے خوردنی کے متنوع سٹال لگائے جائیں گے۔ نیز تفریح طبع کے لئے ورائٹی پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے۔ ربوہ کی مستورات سے درخواست ہے کہ وہ شرکت کر کے اس تقریب کی رونق و مسرت میں اضافہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین)

پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی — **خوشخبری** — پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی

ربوہ میں پہلی بار

ہر قسم کے ریفریجریٹرز۔ ڈیپ فریزرز۔ واٹر کولرز اور ایئر کنڈیشنرز کی مرمت وارنٹی کے ساتھ کروانے کے لئے فارن کوالیفائیڈ اور انتہائی تجربہ کار ریفریجریشن سپیشلسٹ کی خدمات حاصل کریں نیز نئے اور پرانے ریفریجریٹرز کی خرید و فروخت کے متعلق بھی فری مخلصانہ مشورہ حاصل کر کے دھوکہ سے بچیں۔

الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس۔ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

آپ کو معلوم ہو چکا ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ ہی کافی ہے۔
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۲۸۴۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲